بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مترجم مولانا عبدالاحد☆

ہندوستان کے حفاظِ حدیث

''حفاظ الحدیث فی الهند'' کے عنوان کے تحت استاذ فصیل احمد بھٹکلی ندوی کا ایک مضمون ماہنامہ ''البعث الاسلامی'' لکھنؤ انڈیا میں شائع ہوا تھا۔ (محرم، صفر ۱۴۲۰ھ اپریل، مئی ۹۹ء، العدد الخامس المجلد الرابع والاربعون) موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اس کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

﴿ادارہ﴾

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان کی سرزمین نے ہر علم و فن میں بڑے باکمال لوگوں کو جنم دیا ہے۔ خصوصاً علم حدیث اور حفظ حدیث کی بہت ساری شخصیات یہاں سے اٹھی ہیں، اور جب سے ہندوستان دنیا کے نقشے میں ایک مستقل اسلامی ریاست کے طور پر ابھرا ہر وقت اس میں علماء کی ایسی جماعت پائی جاتی رہی جن کو بجا طور پر حفاظ حدیث (۱) کہا جا سکتا ہے اور یقیناً اس بارے میں وہ سرزمین قابل رشک ہے۔ چنانچہ جب ہم محدثین ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایسے علماء ملتے ہیں جن کو ستر ہزار احادیث یاد تھیں، ایسی شخصیات بھی ہیں جنہیں چار لاکھ احادیث اور بعض حضرات کو سات لاکھ اور اس سے بھی زیادہ احادیث ازبر تھیں۔

☆ استاد جامعہ فاروقیہ، کراچی،

ان میں سے چند ایک کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا نام جو میرے سامنے آیا وہ رئیس الاولیاء حضرت شیخ نظام الدین بدایونی دہلویؒ (متوفی ۷۲۵ھ) کا ہے۔ شیخ محمد بن مبارک حسینی کرمانیؒ نے حضرت شیخ نظام الدین کے تذکرے میں کہا ہے کہ انہوں نے مقامات حریری کے چالیس مقامے حفظ کرنے کے کفارے میں کتاب "مشارق الانوار" (۲) کو حفظ کرلیا تھا۔ (۳)

۲۔ شیخ نظام الدینؒ کے بعد ان کے خاص ساتھی شیخ فخر الدین زرادیؒ (متوفی ۷۴۸ھ) کا نام لیا جاسکتا ہے۔ جو بڑے درجے کے عالم اور محدث تھے، ان کو صحیح بخاری و صحیح مسلم کے بہت سارے حصے یاد تھے اور بغیر کسی دشواری کے صحیحین کی احادیث سے استدلال کرنے میں مہارت کاملہ رکھتے تھے۔ (۴)

۳۔ شیخ احمد بن حسن بلخی ھندی بہاریؒ (متوفی ۸۹۱ھ) مشہور بہ "ڈھنگر دریا" بھی حفاظ حدیث میں سے تھے جنہوں نے چھ مہینے کی قلیل مدت میں امام بغوی کی کتاب مصابیح السنۃ کو یاد کرلیا تھا۔ (۵)

۴۔ شیخ عبدالمالک عباسی بنبانیؒ احمد آبادی (متوفی ۹۷۰ھ کے بعد) کو صحیح بخاری زبانی یاد تھی۔ علامہ عبدالحی حسنی اپنی کتاب "نزھۃ الخواطر" میں لکھتے ہیں:

> شیخ عبدالمالک لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے قرآن کریم اور صحیح بخاری کے حافظ تھے اور اپنی یادداشت ہی کے سہارے سبق پڑھایا کرتے تھے۔ (۶)

یہ بات مولانا عبدالحیؒ نے اپنی کتاب "یاد ایام" (۷) میں بھی کسی مؤرخ سے نقل کی ہے۔ (۸)

۵۔ شیخ داؤد مشکاتی کشمیری (متوفی ۱۰۹۷ھ) بڑے فقیہ او محدث گزرے ہیں، جب انہوں نے "مشکاۃ المصابیح" حفظ کرلی تو ان کو مشکاتی کہا جانے لگا۔ (۹)

۶۔ ان سب سے زیادہ قابل تعجب یہ ہے کہ شیخ محسن بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبدالاحد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۳۴ھ) کے پوتے شیخ محمد فرخ رحمۃ

اللہ علیہ (متوفی ۱۱۲۲ھ) کو ستر ہزار احادیث متن وسند اور جرح وتعدیل کی تمام تفصیلات کے ساتھ یاد تھیں۔(۱۰)

۷۔ مولانا شیخ سید عبدالجلیل حسینی بلگرامی (متوفی ۱۱۳۸ھ) کو بھی بہت ساری حدیثیں یاد تھیں ان کے پوتے شیخ غلام علی آزاد کہتے ہیں کہ مولانا عبدالجلیل نہایت مضبوط حافظہ کے مالک تھے۔چنانچہ علامہ فیروزآبادی کی علم لغت سے متعلق مشہور کتاب ''القاموس المحیط'' ان کو ازبر یاد تھی اور حدیث نبوی ﷺ، تاریخ، اسماء الرجال، اشعار اور امثال اتنے یاد تھے جو شمار سے باہر ہیں۔(۱۱)

۸۔ شیخ مرتضیٰ بن محمد حسینی بلگرامی زبیدی (۱۲)(متوفی ۱۲۰۵ھ) علم لغت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے اور ساتھ ساتھ حدیث شریف کے بڑے حفاظ میں سے تھے تمام نامور شخصیات نے ان کے علم وفضل اور بہترین حافظے کی تعریف کی ہے۔وہ ہمیشہ کوئی کتاب سامنے رکھے بغیر اپنی قوت یادداشت سے حدیث لکھوایا اور پڑھایا کرتے تھے، بعد میں وہ مصر چلے گئے، علامہ عبدالحی حسنی مصر پہنچنے کے بعد کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں، ہر طرف سے لوگ ان کے پاس آنے لگے اور وہ سب کو علمائے سلف کے طرز پر حدیث لکھواتے رہے۔حدیث کی سند، راوی، متن اور مختلف طرق سے اس کی تخریج پر بحث کرتے اور ہر آنے والے کو حدیث مسلسل بالاولیۃ تمام تر تفصیل کے ساتھ لکھوا کر اس کو سب حاضرین کے سامنے اجازت دیتے۔جامعۃ الازہر کے بعض فضلا و اساتذہ نے ان کی خدمت میں آکر اجازت حدیث طلب کی تو فرمایا: پہلے کتب حدیث کے ابتدائی صفحات پڑھنے ہوں گے، اس کے لئے پیر اور جمعرات کے دن جامع مسجد شیخوں میں جمع ہونا مقرر ہوا۔انہوں نے سب سے پہلے بخاری شریف کے کچھ صفحات پڑھانے کے بعد اس کے مسلسلات یا فضائل اعمال کی احادیث تمام راویوں اور سند کے ساتھ اپنے حفظ سے لکھوائے اور ہر حدیث کے بعد کچھ اشعار لکھوائے جس سے سب حاضرین حیران رہ گئے۔(۱۳)

۹۔ مولانا شاہ محمد عزالدین ندوی اپنے ایک مقالے میں لکھتے ہیں کہ شیخ ابوسعید ظہور الحق پھلواروئی بہاری (متوفی ۱۲۳۴ھ) کو صحیحین اور حصن حصین زبانی یاد تھی۔(۱۴)

۱۰۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے پوتے اور دنیائے اسلام کے

مشہور مجاہد و شہید مولانا شاہ محمد اسماعیلؒ شہید (شہادت ۱۲۴۶ھ) کو تیس ہزار احادیث یاد تھیں، یہ بات شیخ محمد خان عالم مداری (متوفی ۱۲۷۱ھ) نے حضرت شاہ اسماعیل شہید کے دوست اور مولانا سید احمدؒ شہید کے خلیفہ مولانا سید محمد علیؒ رامپوری سے نقل کی ہے۔(۱۵)

۱۱۔ اسی زمانے میں ہندوستان کے اندر ایسے نابینا لوگ بھی تھے جن کو صحاح ستہ (علم حدیث کی چھ مشہور کتابیں) یاد تھیں ان میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ الہ آبادی (متوفی ۱۲۹۳ھ) ہیں۔(۱۶)

۱۲۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے استاد حدیث مولانا حیدر حسن خانؒ ٹونکی (سابق مدیر و شیخ الحدیث ندوۃ العلماء) سے سنا کہ مولانا شیخ حسین بن محسن خزرجی بھوپالی (متوفی ۱۳۲۷ھ) کو صحیح بخاری کی مشہور و معروف شرح فتح الباری پوری زبانی یاد تھی۔

۱۳۔ مولانا شیخ فرید الدین کاکوروی (متوفی ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء) کو تقریباً پوری بخاری شریف یاد تھی۔(۱۷)

۱۴۔ مولانا سید مناظر احسن گیلانی (متوفی ۱۹۵۴ھ) کہتے ہیں کہ مولانا قادر بخش سہرامی (متوفی ۱۳۲۷ھ) صحاح ستہ کے کئی صفحات (حفظ سے) پڑھا کرتے تھے اور صحیح بخاری کی احادیث سند کے ساتھ اور اس کی شرح فتح الباری اور عمدۃ القاری کی عبارات اپنی یادداشت سے اس روانی کے ساتھ سنایا کرتے تھے جیسا کہ کسی کو کوئی شعر سنا رہا ہو۔(۱۸)

۱۵۔ حافظین حدیث کی فہرست میں شیخ عبدالوہابؒ نابینا (متوفی ۱۳۲۸ھ) کا نام بھی شامل ہے۔ ان کے سوانح نگاروں نے ان کا تذکرہ حافظ قرآن و حدیث کی حیثیت سے کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو بہت ساری حدیثیں یاد تھیں وہ علی گڑھ کے قریب ضلع ایٹا میں سہاور نامی جگہ کے رہنے والے تھے۔(۱۹)

۱۶۔ شیخ بدرالدین بن شرف الدین جعفری پھلواری (متوفی ۱۳۴۳ھ) بھی حافظ حدیث تھے اور ان کا سلسلہ نسب حضرت جعفر بن ابی طالب سے جا ملتا ہے۔ مولانا عبدالحی حسنیؒ نے ان کو ''صاحب السجادۃ المجیبیہ''(۲۰) وحافظ الاثار الحبیبیہ کہا ہے۔(۲۱)

۱۷۔ عالم باکمال اور انگریز حکومت سے برسرپیکر مجاہد دلیر ڈاکٹر برکت اللہ بو فالی (متوفی ۱۳۴۶ھ کیلی فورنیا) قرآن کریم کے ساتھ ساتھ صحاح ستہ کے بھی حافظ تھے۔(۲۲)

۱۸۔ مولانا سید محمد امین حسنی نصیر آبادی (متوفی ۱۳۴۹ھ) بڑے بزرگ اور بڑے درجہ کے عالم دین تھے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے حافظ تھے۔اسماء الرجال کے فن میں بھی مہارت کاملہ رکھتے تھے،ان کے بڑے بھائی کہتے ہیں۔مولانا نے کتاب دیکھے بغیر صحیح بخاری وصحیح مسلم کی تمام احادیث مجھے پڑھ کر سنائیں،خود ایک موقع پر تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا،الحمدللہ مجھے پچیس ہزار احادیث ازبر یاد ہیں،لیکن میں اجتہاد کا دعویٰ نہیں کرتا۔ان کے تلامذہ نے سبق کے دوران ان احادیث کو قلمبند کرنا شروع کیا،جن کو حضرت دلیل کے طور پر پیش فرمایا کرتے تھے۔جب احادیث کی تعداد مکررات کے علاوہ تین ہزار اور بعض روایات کے مطابق چھ ہزار تک پہنچی تو اس کی جلد بنوانے لگے مولانا کو معلوم ہوا مسکرا کر فرمایا کاش آگے بھی لکھتے رہتے تا کہ پتہ چل جاتا کہ مجھے کتنی احادیث یاد ہیں۔(۲۳)

۱۹۔ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کو کون نہیں جانتا......؟ان کی قوت حافظہ بیمثال تھی اور ہزاروں احادیث کے حافظ تھے اور ہر حدیث کے متن وسند اور جرح وتعدیل سے خوب واقف تھے ان کے تلمیذ خاص مولانا محمد میاں کہتے ہیں کہ انور شاہ کشمیری کو صحاح ستہ کے علاوہ حدیث کی تمام مطبوعہ وغیر مطبوعہ مفصل کتابیں یاد تھیں۔(۲۴) ان کے صاحبزادے مولانا انظر شاہ کشمیری ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت مولانا انور شاہ اور ایک غیر مقلد عالم کے درمیان مناظرہ ہوا،حضرت نے فرمایا،کہ آپ اہل حدیث ہونے کے دعوے دار ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں احادیث یاد ہیں تو آپ صحیح بخاری کی کچھ احادیث زبانی سنا دیں،غیر مقلد عالم نے حیران ولاجواب ہو کر کہا اگر ممکن ہیں تو آپ سنا دیں،تو حضرت مولانا نے پہلی حدیث سے شروع کرکے بڑی سائز کی صحیح بخاری (جو ہندوستان میں رائج ہے) کے تیس صفحات زبانی سنا دیئے،پھر فرمایا کافی ہیں یا اور سناؤں،جب دیکھا تو وہ غیر مقلد عالم غائب ہو گیا تھا۔(۲۵)

۲۰۔ ہمارے استاذ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت مولانا بدر علی شاہؒ (متوفی ۱۳۵۴ھ) جو کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی (متوفی

۱۳۱۳ھ) کے مرید اور شاگرد ہیں اور مولانا محمد احمد الہ آبادی (متوفی ۱۴۱۲ھ) کے پیرو مرشد ہیں۔ بہت ساری احادیث کے حافظ تھے اور کہا جاتا ہے کہ ان کو پوری صحیح بخاری زبانی یاد تھی۔(۲۶)

۲۱۔ **شیخ عبدالتواب بن عبدالوہاب غزنوی علی گڑھی** (جن کی تاریخ ولادت ۱۲۸۸ھ ہے اور ۱۳۵۶ھ تک زندہ رہے) کو بھی کافی احادیث ازبر یاد تھیں۔ جب علامہ سید صدیق حسن خان قنوجی (متوفی ۱۳۰۷ھ) نے کتب حدیث حفظ کرنے پر انعام دینے کا اعلان کیا اور صحیح بخاری کے لئے ایک ہزار روپے مقرر کئے جو اس زمانے میں بہت بڑی رقم تھی تو شیخ عبدالتوابؒ بخاری شریف حفظ کرنے لگے، لیکن اتمام سے پہلے علامہ سید صدیق حسن خانؒ کا انتقال ہوا، جس کے نتیجے میں وہ اعلان بھی منسوخ ہوا، اور شیخ عبدالتواب اپنی اس کوشش کو اس رفتار سے برقرار نہ رکھ سکے لیکن اس محنت کو یکسر چھوڑا بھی نہیں بلکہ وقتاً فوقتاً مصروف حفظ رہے۔ یہاں تک کہ بخاری شریف کی بہت ساری احادیث حفظ کرلیں جس کا اثر ان کے مواعظ میں صاف ظاہر ہوتا ہے۔(۲۷)

۲۲۔ **شیخ محمد محی الدین قادری پھلواروی بن شیخ بدرالدین جعفری** اپنے والد کے انتقال کے بعد خانقاہ مجیبیہ کے سجادہ نشین بن گئے تھے، وہ بہت ساری احادیث کے حافظ تھے اور متعارض احادیث کے درمیاں تطبیق دینے میں خاص مہارت رکھتے تھے یہ بات شیخ عون احمد قادری نے بیان کی ہے۔(۲۸)

۲۳۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی کے ماموں زاد بھائی اور بہنوئی **مولانا ابوالخیر حسنی** کو اللہ تعالیٰ نے احادیث سند کے ساتھ یاد کرنے کا عجیب شوق عنایت فرمایا تھا۔ پوری موطا امام مالک سند کے ساتھ حفظ کرچکے تھے اور صحیح مسلم کا اکثر حصہ بھی سند کے ساتھ حفظ تھا اور ہر موضوع سخن پر اپنی یاداشت سے کئی کئی احادیث سند کے ساتھ سنایا کرتے تھے۔(۲۹)

۲۴۔ چار سال پہلے یہ براعظم غم واندوہ کے سمندر میں ڈوب گیا جب (**حضرت مولانا**) بڑے عمر رسیدہ اور خدا رسیدہ بزرگ **حضرت مولانا عبداللہ درخواستی** کا انتقال ہوا، وہ لاہور کے قریب شہر خانپور کے رہنے والے تھے اور حافظ الحدیث کے نام سے مشہور تھے۔ ان کو ہزاروں احادیث سند کے ساتھ یاد تھیں، حدیث میں ان کے استاذ مولانا خلیفہ غلام محمد دینپوری (۳۰) تھے جو

مجاہد اسلام حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کے داماد ہیں اور مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے پیر و مرشد ہیں۔

۲۵۔ یہ سلسلہ حفظ حدیث آج تک ہندوستان میں جاری ہے اور یہ خطہ ارضی اب بھی حافظین حدیث سے خالی نہیں اب بھی جنوب انڈیا میں ایک تاریخی اور مشہور شہر ہے ڈاکٹر سید محمود قادری بقید حیات ہیں جو پوری مشکاۃ المصابیح کے حافظ ہیں اور وہ حفظ سے سبق پڑھاتے ہیں اور میں ان سے ملا ہوں ان کی عمر تقریباً پچاس سال کی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ وہ حافظ حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بامہارت اور باتجربہ حکیم بھی ہیں اور مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔(۴۱)

میرا ارادہ پوری بحث کی تمام تفصیل بیان کرنا نہیں بلکہ جو کچھ مطالعہ کے دوران سامنے آیا تھا وہ میں نے بیان کر دیا، اس سے اندازہ لگایئے کہ اس وقت (ہندوستان کے حافظین حدیث کا یہ حال ہے) جب کہ ہم زمانہ نبوت سے بہت دور جا چکے ہیں اور پریس اور نشر و اشاعت کے نت نئے طریقوں سے تمام احادیث بڑی بڑی کتابوں میں محفوظ ہو چکی ہیں، جس سے بظاہر حفظ حدیث کی کوئی خاص ضرورت نہیں پھر بھی ہندوستان کے حافظین حدیث کا یہ حال ہے تو پہلے زمانے میں ان کا کیا حال ہوتا ہوگا، اور کتنے حفاظ حدیث ہوں گے جن کے نام اب کتابوں اور مجلات میں دفن ہو چکے ہیں اور ان کا تذکرہ پردہ فراموشی میں ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ ان حضرات کے نام روشن اور ان کی یادیں تازہ کی جائیں تاکہ ان کے عظیم الشان کارنامے آج کے طالبین علوم حدیث کے لئے ایک محرک ہوں اور ان کو اس میدان میں مقابلے اور دوسروں سے سبقت لے جانے پر برانگیختہ کریں، اور مستقبل قریب میں دنیائے حفظ حدیث کے اندر ایک انقلاب برپا ہو۔ انشاء اللہ اس بارے میں کسی احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں کہ محدثین و حفاظ حدیث کا زمانہ ختم ہو گیا بلکہ یہ سلسلہ اس امت میں تھا اور رہے گا کوئی بعید نہیں کہ اگر ہم کمر ہمت باندھ لیں تو ان لوگوں سے بھی آگے نکل جائیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بڑائی کے لئے وقت مقرر نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی فضیلت کو روکا ہے بلکہ انسان کی ہمت ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔ ۞

حواشی وحوالہ جات

۱۔ حافظ الحدیث کا اطلاق کس پر ہوتا ہے اس بارے میں طویل گفتگو اور بہت زیادہ اختلاف ہے، علامہ سیوطی نے اپنی کتاب تدریب الراوی میں اس کی تفصیل بیان کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس زمانے میں حافظ وہ ہے جس کو کافی مقدار میں متن احادیث یاد ہوں اور علم حدیث کی تمام اقسام سے آگاہ ہو اور اس علم سے رابطہ ہو، تفصیل کے لئے دیکھئے: تدریب الراوی، ۱/۴۳۔۴۹،

۲۔ اس کا پورا نام یہ ہے ۔مشارق الانوار النبویۃ فی صحاح الاخبار المصطفویۃ از علامہ حسن بن محمد صغانی (متوفی ۶۵۰ھ) یہ کتاب دو ہزار چوبیس احادیث پر مشتمل ہے اور جب تک ہندوستان میں حدیث کی دوسری اہم کتابیں شائع نہیں ہوئی تھیں یہی کتاب رائج تھی ۔

۳۔ سیر الاولیاء،ص ۱۰۱،

۴۔ دیکھئے: ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت، ۱/۱۵۶ و ۱۶۸، از سید مناظر احسن گیلانی ۔

۵۔ دیکھئے مجلّہ ''معارف'' اعظم گڑھ (اپریل ۱۹۲۹ء) جلد ۲۳، عدد ۴، ص ۱۲۹۹ اس عنوان کے تحت ''الشیخ شرف الدین یحییٰ المنیری وعلم الحدیث'' ازمولانا نجم الدین بہاری۔

۶۔ الاعلام (نزہۃ الخواطر)، ۴/۱۹۵،

۷۔ یادایام، ص ۹۷،

۸۔ شاید یہ مؤرخ شیخ فیض اللہ بن زین العابدین بنبانی ہیں ۔ان کی کتاب کا نام ''مجمع النوادر'' ہے ۔دیکھئے، مشائخ احمد آباد، ۲/۱۱۳،

۹۔ دیکھئے تذکرہ علمائے ہند، ص ۱۸۵، اردو ترجمہ از پروفیسر محمد ایوب قادری اصل مولف شیخ عبدالرحمٰن ہیں جو رحمٰن علی سے مشہور ہیں ۔

۱۰۔ دیکھئے: الیانع الجنی فی اسانید عبدالغنی ص ۹۵،

۱۱۔ دیکھئے: مآثر الکرام، ص ۲۵۸،

۱۲۔ یہ بلگرام کے رہنے والے تھے، جو لکھنؤ کے قریب مشہور شہر ہے، پھر نوجوانی میں زبید کی طرف ہجرت کر گئے پھر مصر چلے گئے، اور وہیں انتقال اور تدفین ہوئی۔

۱۳۔ دیکھئے: الاعلام، ۷/ ۵۱۷۔۵۱۸،

۱۴۔ دیکھئے: مجلّہ ''معارف'' مئی ۱۹۲۹م/ ج ۲۳، عدد ۵/ ص ۳۶۴، مقالے کا عنوان ہے۔ ''علم الحدیث فی بلدۃ فلواری''

۱۵۔ سید اسماعیل شہید کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے مقدمے میں غلام رسول مہر سے نقل کیا گیا ہے،

۱۶۔ تذکرہ علمائے ہند، ص ۱۸۹،

۱۷۔ تذکرہ مشاہیر کاکوری میں تراجم علماء الحدیث فی الھند سے نقل کیا گیا ہے۔ ص ۵۴۰،

۱۸۔ نظام تعلیم و تربیت، ۱/ ۱۶۹،

۱۹۔ تراجم علماء الحدیث فی الہند، ص ۱۷۰،

۲۰۔ خانقاہ مجیبیہ، شہر پھلوار میں ایک مشہور خانقاہ،

۲۱۔ الاعلام، ۸/ ۹۸،

۲۲۔ تحریک آزادی اور مسلمان ص ۱۱۲، از مولانا محمد اسیر ادروی،

۲۳۔ یادگار سلف، ص ۴۲۔۴۴، از شیخ نجم الدین اصلاحی،

۲۴۔ علمائے حق، ۲۵۴،

۲۵۔ نقش دوام ص ۱۲۷،

۲۶۔ دیکھئے پرانے چراغ، از ابوالحسن علی ندویؒ، ۳/ ۳۷،

۲۷۔ تراجم علماء الحدیث فی الہند، ص ۲۳۴،

۲۸۔ کتاب ''محی الملۃ والدین'' ص ۶۱،

۲۹۔ پرانے چراغ، ۲/ ۳۳۷، و تراجم علماء الحدیث فی الہند ص ۵۶۱،

۳۰۔ دیکھئے روزنامہ ''اردو نیوز'' سعودی عرب تمبر ۱۹۹۴م یہ واحد روزنامہ ہے جو عرب دنیا سے اردو زبان میں چھپتا ہے۔

۳۱۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ جن حضرات کا تذکرہ میں نے کیا ہے ان میں سے اکثر اہل باطن اور